اسادعبدالعلیم صاحب

ضمیمۂ قاسم الاخبار

# منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وُ ہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۲ | مطبوعۂ دوم شہر رجب المرجب ۱۲۸۹ ہجری | جلد ۱

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ | مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ


احسان ہی خدائی دوجہان کا | منشور محمدی ہے نکلا ہوا | ہی فارقلیط نام اون کا | توریت مین شیلوکر کے آیا
ہی اک یہ صحیفۂ کرامت | درج اسمین ہی ہر طرح ہدایت | ہین خاتم انبیا محمدؐ | مقبول کبریا محمدؐ
شمس الاخبار لکھنؤ سے | کچھہ کہلتے ہین مذہبی سکوفے | یارب یہ تیر کیسے چاہتا ہون | تاثیر قبول اسمین دیکھون
بی اصل ہین بی بہار ہین سب | وے راہ خدا کے خار ہین سب | القصہ مسیحی بھائیون کی | خدمت مین ہی التماس میری
وہ شمس ہی جنکا نام اون کا | مسمور ہے پادری والا | جو کچھہ کہ مری یہ گفتگو ہی | وہ سب تو تمہارے روبرو ہے
منشور یہ جب ہی نور افزا | اُس شمس کو بس زوال ہوگا | طغیانی سخن مین گر کہین ہو | فحوائی عطائے تو سمجھہ لو
کیا کہتے ہین اب جناب مسمور | چلتا ہی کہین بھی مور کا زور | ہر لفظ کو غور غور سمجھو | سمجھو ہان یکبیک نہ اوجھو
انجیل کی بابتین ہین اسمین | توریت کی آیتین ہین اسمین | تاویل محض مین مت بھرو دم | وسعت تاویل مین ہی کیا کم
اسناد صحف کی اسمین آئین | بروجہ صحیح مین نے لائین | من مانتے پھیر نہار کب تک | اسوضع کی گھیر گھار کب تک
ایراد سے سب کے ہی یہ مقصود | عیسیٰ کی خدائی ہووے نابود | تم گو کہ بزعم خود ہو پھولے | بھولے بھٹکے بھٹکے بھولے
اللہ کی الوہیت کا چرچا | ہو جای مسیحیون مین ہر جا | انکار و گریز جانے دو آؤ | اصرار و ستیز جانے دو آؤ
عیسےٰ کو خدا کا بیٹا کہکر | ہون باپ نے جھوٹ کے سراسر | شفقت کرو بدظنی کو چھوڑو | الفت کرو دشمنی کو چھوڑو
حضرت کو ہماری جانین برحق | سردار جہان شفیع مطلق | منظور ہی اس سے خیر خواہی | توفیق رفیق ہو الٰہی

کا فرمان عالم اسباب کے اثر سے کیواسطے ہین ہے
بلکہ مسبب حقیقی پر اعتماد کرنیکے باب مین ہے - دونون
اعتمادون مین تباین کی نسبت ہی یعنے وہ بھروسہ کچھ
اور ہے اور یہ اعتماد کچھ اور - والا عالم اسباب باطل
ہو جاویگا اور انبیا کا مسبب الاسباب کو بتلانا جھوٹہ
ہو جائیگا - تم ہر مقدمے مین انجیل مقدس کی سند کیون
نہین لاتے - گناہ کے مقدمے مین حضرت داؤد اور
سلیمان - اور آسریکے مقدمے مین حضرت یرمیا کی
سند لائے ہو پس اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسمین
کچھہ فیہ ہے یا انجیل کو ان باتون مین ناقص سمجھتے ہو
یا اسمین یہ باتین اشارتاً و اجمالاً ہین لیکن تم اُن کو
خوبی ذہن کے باعث نہین پا سکتے **شمس الاخبار**
الغرض دنیو پورٹ صاحب کے ذکر مین ہم اسی پر اکتفا
کرتے ہین - تاہم ہم اپنے دیسی معزز سید صاحب کو
نیک صلاح دینے سے باز نہ رہینگے بلکہ بمنت عرض
کرینگے کہ مورخ کو نازیبا ہے کہ بعض امرون کو چھپاوے اور
بعض کو طشت از بام کرے **منشور محمدی** سچ ہے
کہ مورخ کا کام یہی ہے کہ جو کچھہ سُنا ہی لکھے - خواہ
بھلا ہو - خواہ بُرا - جب وہ مورخ سب کچھہ لکھا ہے اور
سید صاحب تھوڑون کو چھپا دئے ہین تو تم اُن کو کیون
ظاہر نہین کرتے تا ظاہر کرنیکے بعد ہم ان باتون کے
بہتانون اور افتراؤن کو بدلایل قاطعہ ثابت کرتے
تا پھر کسیکو اسمین شک و شبہ باقی نرہے -

تبنیہ طشت از بام کا محاورہ اکثر بُری بات کے شہر
پانے پر برتے جاتا ہے **شمس الاخبار** لازم تھا کہ دونو
کی دونون راؤن کو ارقام فرماتے اور تعصب سے باز
**منشور محمدی** دو رائین کب تھین جو ارقام فرماتے
ہین ہان گوی ہین میدان آپ ارقام فرمائے اور اسکا جوا
سُن لیجئے **شمس الاخبار** صدر الصدور صاحب نے
دنو پورٹ صاحب کے تذکریکے بعد ایڈورڈ گبن صاحب
ایک مورخ سے کچھہ اقتباس لکھا - اور بیان فرمایا کہ وہ
پیغمبر اسلام کے مذہب کو اسوجہ سے پسند کرتا ہی کہ
اسمین عربون کے قدیم بت پرستون کی رسمون کی
ممانعت کرکے خدا کی وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے - آپ
کیا گبن صاحب سے اس امر مین برخلاف ہین ہرگز
نہین - بلکہ ہم تو گبن صاحب سے بڑہ کر اسبات کے
قائل ہین کہ واقع مین دین اسلام عربون کے قدیم بت
پرستون کے مذہب سے بدرجہا بہتر ہے تو بھی گبن
صاحب کا یہ مطلب نہین کہ مذہب اسلام بذاتہ عمدہ ہے
ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ بت پرست عربون کے قدیم
مذہب سے فی الجملہ اچھا ہے **منشور محمدی** تمہارے
لکھے سے معلوم ہوا کہ وحدانیت کی تعلیم اور بت پرستی کا
منع یہ دونون بذاتہ اچھے نہین بلکہ بہ سبب کسی ایک
کے اچھے ہین اور فی حد ذاتہ بُرے تو تم پھر کیا چیز
فی نفسہ اچھی ہے سو بتلائے اور التوحید فی التثلیث
والتثلیث فی التوحید جو ایک بی معنی بات ہے اسکے کہنے

سے باز آئے لاشریک واحد کا نام کبھی زبان پر نہ لائے اور
ایہا الالہ المجسم ایہا المسیح المکرم پکارے۔ بالیقین
تمہارے نزدیک عیسیٰ پرستی جو بت پرستی کی کلی کی
ایک فرد ہے جیسے لات پرستی۔ مناۃ پرستی۔ عزیٰ
پرستی اور رام پرستی یہی عمدہ چیز ہے اور فی حدذاتہ
خوب اور دوسرا جو کچھ ہے فی نفسہ بُرا بہ نسبت کسی ایک
کے اچھا شمس الاخبار واحدانیت کی تعلیم کو ظاہر کرنا
رسول اور نبی ہو جانا نہین ہوسکتا۔ منشور محمدی
واحدانیت کو ظاہر کرنا اسکے لوازم کے ساتھ ہوا کرتا ہے
کیونکہ لازم اپنے ملزوم سے منفک نہین ہوتا۔ وے
لوازم کروڑون ہین ایک لازم بھی اس سے چھٹ
نہین سکتا۔ پھر ویسی واحدانیت ظاہر کرنے سے خواہ مخواہ
رسول و نبی ہو جانا ہو سکتا ہے پھر نہین ہو سکتا
کہنا کیا بات ہی۔ پس راجہ رام موہن رای اور گرو
نانک صاحب نے جو وحدانیت کی تعلیم کی سو ناقص تر
تعلیم تھی اور کسی سے سنی ہوی۔ اسواسطے ان دونو
کو نبی و رسول کہنے مین شبہ ہے شمس الاخبار ہم مولوی
صاحب کے خیالون سے حیرت مین ہین کہ متنازع فیہ
امر مین جو اسلام کے پیغمبر کی اثبات رسالت سے
مراد ہی گفتگو نہین بلکہ فروعی اور بھی بے اصل باتو
مین ناحق تذکرہ کرتے ہین۔ منشور محمدی اثبات
رسالت خوبیون کے ثابت کرنیسے ہوا کرتی ہے
پس مولوی صاحب جن باتون کے ثبوت سے بھی ہو

برحق کے خوبیان ثابت کرتے جاتے ہین پھر کونسے
چیزون سے اثبات رسالت کرنا سو تم کیون نہین
بیان کرتے تاہم تمکو قایل معقول کرین۔ پس مولوی
صاحب کے باتین بی اصل اور مفروضی اور ناحق نہین
شمس الاخبار کیونکہ ان سے مقصود سید صاحب
کا کبھی حاصل نہوگا منشور محمدی خواہ مخواہ حاصل
ہوگا اور مخالفون کی زبان بند ہوگی اور سوای
تاویلون تسویلون کے کچھ نہ سوجھیگا چنانچہ ہم خوب
دیکھ چکے شمس الاخبار بلکہ سید صاحب پر فرض
عین ہے کہ صرف اپنے نبی کی ثبوت نبوت مین کلام
کرین جواب تک عدم ثبوت ہے منشور محمدی
ثبوت کے دو قسم ہین۔ ایک ثبوت عقلی جسکا
کوئی انکار نکر سکے اور ماننے کے لئے مضطر ہووے
جیسے براہین ہندسیہ۔ دوسرا ثبوت ثبوت عقل سلیم
کے پاس عقل سلیم والا مانتا اور وہ جو عقل ہین
رکھتا نہین مانتا۔ پھلا ثبوت کسی نبی کے واسطے نہین
ہوسکتا بھلا کہو یہود کے پاس کب ثبوت عیسویت
ہوی جو تمہارے نزدیک ثبوت محمدیت ہو۔ سل
شمس الاخبار اور یہہ امر بھی نبوت و رسالت پر دا
نہین کہ اونکے پیرو ہند سے مراکو تک موحد کہلاتے
ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ کلکتہ سے غزنی تک نانک صاحب
اور رام موہن رای کے مرید موحد مشہور ہین لہذا وے
دونون پیغمبر تھے حالانکہ اسکو مولوی صاحب خود

بمنزلہ
زمانیکے منشور محمدی ہم پہلے ہی کہہ چکے کہ رسول
ہونیکے واسطے فقط توحید سکھانا کافی نہین آتا بلکہ
اسکے ساتھ ایمان اجمالی اور ایمان تفصیلی کی تعلیم بھی
ضرور ہے جیسے آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ
وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کی
تعلیم اور کمالات ایمان کی تعلیم جیسے وَالْقَدْرِ
خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اور اعمال صالحہ
کی تعلیم اور جیسے اخلاق حسنہ کی تعلیم اور عادات خوب
کی تعلیم اور اداب کی تعلیم اور ہر آن کو حرکات شرعیہ
سے بھرنے کی تعلیم اور کفر و شرک اور حرام و مکروہ
سے بچنے کی تعلیم اور علیٰ ہذا القیاس ہزارون
باتون کی تعلیم اور منجیات و مہلکات کی تعلیم رسول
ہونے کو ضرور ہے۔ پس نانک صاحب اور رام
موہن رائے کو بیچ مین لانا اور تشبیہ دینا تشبیہ نامناسب
اور قیاس مع الفارق ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

راقم خضر محمود

## رباعی

پیغام خدا نخست آدم آورد ٭ انجام بشارت ابن مریم آورد
با جملہ رسل نامہ نبی خاتم بود
احمد برما نامہ و خاتم آورد

## فائدہ جلیلہ

مطلع جریدۂ اصفیا ٭ مقطع قصیدۂ انبیا ٭

شمس الاخبارین پیغمبر اسلام لکھے جانیسے صاف ظاہر
ہے کہ سرور عالم نبی الانبیا ہین۔ کیونکہ معنی اسلام تحت
مین اللہ کے حکم پر گردن رکھنا ہے اس معنے سے سب
پیغمبران مسلمان ہین۔ اگرچہ آخرین خاص لقب محمدیون
کا ہوا۔ اور یہ شرف محمدیون پر تمام ہوا۔ چنانچہ آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی الانبیا ہونا جیسا شمس سے
معلوم ہوا ویسا ہی مولوی باقر آگاہ مدراسی اپنی کتاب
عقاید مین فرماتے ہین جنکے ابیات کا خلاصہ یہ ہے۔
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود روحی فیہ مین بیٹھ
اپنے نائبون کو اطراف عالم مین بھیجا اور ابو الانسان سے
عیسی پاک تک جتنے پیغمبران دنیا مین آئے وے سب
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسولان تھے اور اسباتکو
جو لوگ عقل سلیم رکھتے ہین تسلیم کرتے ہین الخ۔ پھر رسول کے رسول
کیسے ہوگا جواب خود اعمال الرسل کا لفظ دیتا ہی۔ الحمد للہ مخالف
کی زبان سے بھی پیغمبر اسلام کی ایک مطلق بانگلی پس اب ہم مراسلہ نویس
شمس کو کہتے ہین تم کبھی اس لفظ کو نہ بدلو تا تمہاری نادانی ثابت
نہو جاے یا کہو تو رسول انس و جن کہو۔ یا خواجہ عالم اور سردار جہان
لکھو جیسا آپسے بڑے بڑے علمی مقدمات پوچھے جائینگے۔ این مراتب کہ دیدہ
جزوی ست ٭ کار کلی ہنوز در قدرت ٭ فافہم ولا تکن من الجاہلین

چھاپا راج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سی منشی محمد قاسم غم کے چھپا

نمبر ۱

## درخت عجیب

ایک درخت ملک چین مین اسطرح کا پیدا ہوتا ہے کہ اوسی قسم اور جسطرح کی چربی حیوانات مین ہوتی ہے اوسی صورت کی چربی اس درخت مین ہوتی ہے اور اسکے پتون سے کالا رنگ نکلتا ہے لکڑی اسکی نہایت سخت اور پائدار ہوتی ہے چین کے ملک کی اشیا اور کتابون کے چھاپنے مین صرف ہوتی ہے اور سفید بال اسکے استعمال سے سیاہ ہو جاتے ہین اور بجاے چراغ کے اسکی لکڑی جلتی ہے ایک سو چار درجہ کی گرمی سے اسکی چربی پگل جاتی ہے۔

## رامپور

جناب نواب صاحب بہادر والی رامپور کا قصد حج بیت اللہ کو مصمم ہے بلکہ ایک کرم فرما کی تحریر سے دریافت ہوا کہ جناب ممدوح اسی مہینے مین جانب ملک عرب روانہ ہو جائینگے سوائے نقد و جنس کے ہنڈوی دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ کی بمبئی پر لیگئی ہے بلکہ ساہوکار کل پرشاد صاحب بھی کہ شہر مرادآباد کے بڑے دولتمند سیٹھ اور نواب صاحب ممدوح کے یہان خزانچی ہین بمبئی تک ہمرکاب جناب محتشم الیہ جائینگے اور جناب نواب صاحب نے اپنے شہر رامپور مین اشتہار عام دیا ہے کہ جو کوئی شخص رعایا مین سے برتبیہ حج ہمارے ساتھ چلے گا اوسکو سواری و خورا تک تمام رفقہ ہماری سرکار سے ملے گی اسوجہ سے یقین ہوتا ہے کہ کئی سو آدمی واسطے حصول اس نعمت عظمیٰ کے اپنے رئیس کے ساتھہ چلنے کا ارادہ کرین گے۔ فقط ✦ مفید عام

## انگلستان

ملک انگلستان مین قاعدہ ہے کہ ہر شخص کے پاس تھوڑا بہت سرمایہ جمع ہوتا ہے اور اوسکو کوئی کام نہین لگاتا ہمیشہ جمع رہتا ہے اور اوسکا سود جو آتا ہے اوس سے سب کام چلتا ہے خواہ گھر بار خواہ تجارت کا اسیطرح دو چار نسل کے بعد لوگ خاصے مالدار ہو جاتے ہین اور بے فکری سے گذران کرتے ہین۔ دوسرے اس ملک مین ہر شخص اوقات کا نہایت پابند ہوتا ہے ہر کام کا وقت معین اور منضبط ہوتا ہے پھر کیا ممکن ہے کہ اوسمین ایک منٹ کا بھی فرق ہو جاوے صبح سے شام تک ہر شخص کا یہہ حال ہوتا ہے کہ گویا ایک کل جاری ہے۔ شام کو اپنے کارخانون اور کوٹھیون سے آئے اور بال بچون مین ہنسی خوشی سے بیٹھے ملنا جلنا دوستون سے اور دعوتون اور جلسون مین جانا سیر تماشے کو نکلنا سب کچھہ رات کو ہوتا ہے صبح کو پھر اپنے کام مین مصروف ہو جاتے ہین

## حکم

قاسم الاخبار مین مرقوم ہی کہ آیندہ جو کتابین چھاپے جائینگی قبل حسب مشارالیہ ۲۵ شہ ۶ ع رجسٹر کیجائین گے فقط

## گذارش دربارۂ قول شمس الاخبار مطبوعۂ ۲۷ ماہ مئی ۱۸۴۲ع

شمس الاخبار - صدر الصدور صاحب کی دلسوزی اور سرگرمی پیغمبر اسلام کے بعضے نیک افعال کی ظاہر کرنی اور رونق دینے مین تحصیل حاصل ہے - کیونکہ ہر ایک انسان کے کردار اور افعال سبھی بُرے و نالائق نہین ہوتے بلکہ بعضے اچھے اور پسند کے لائق بھی ہوتے ہین منشور محمدی ہر ایک کا لفظ احاطۂ افراد کے واسطے ہے اس احاطے مین سرور عالم شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین کو داخل کرنا اور حضرت عیسےٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خارج کرنا کیونکر ہوگا کسلئے کہ حضرت عیسیٰ انسان تھے نبوت و رسالت اس پر زیادہ بھی پھر تحصیل حاصل کا مرجع دونون بھی مقدس ٹھہرے اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ خدا بھی تھے اس واسطے گناہ سے پاک تھے تو یہ کہنا لازم پڑیگا کہ خدا پر شریعت کب ہے جو عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت گنہ سے پاک تھے کی بات کہی جائے - گناہ کا نکرنا اور حکم کا بجالانا یہ بندے کی شان ہے نہ خدا کی پس باین یہ بات کہنی صریح الحاد ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون - مراسلہ نویس صاحب شمس صدر الصدور کا رد کرتے آپ ہی مورد رد ہوگئے شمس الاخبار - پس مولوی صاحب نے دو تین مسیحی مصنفون اور مورخون کا ذکر کیا کہ جنہون نے نہ صرف محمد صاحب کے نامناسب کامون کا ذکر کیا بلکہ انکے بعضے شایستہ فعلون کو بھی لکھا - منشور محمدی مراسلہ نویس صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو تین مسیحی مصنفون نے خواجہ عالم کے نامناسب کامون اور بعضے آپ کے شایستہ فعلون کا ذکر بھی کیا ہے لیکن جناب صدر الصدور صاحب نے افعال شایستہ کا ذکر کرنا مناسب کامون کا ذکر نکیا - اب ہم سوال کرتے ہین کہ اگر صدر الصدور صاحب نے اُن کامون کا ذکر نکیا تو آپ نے کیون اُن نامناسب کامون کو بیان کر صدر الصدور صاحب کو الزام ندیا اور اس الزام ہی کے لئے کیا چیز مانع تھی - جب اُن نامناسب کامون کا ذکر ان کتابون مین ہی نہین ہی تو آپ کسطرح الزام دے سکتے ہین ہان اگر اپنے طرف سے کچھ لگا کر بیان کرتے تو دروغ کو فروغ کب تک اگر کچھ ہوتا تو مراسلہ نویس شمس نی بیان کئے ہرگز نرہتے پس انکا بیان نکرنا یہی جھوٹ کی دلیل ہے شمس الاخبار - مگر ہم افسوس سے کہتے ہین کہ سید صاحب نے اپنی پیغمبر کی نالائق حرکتون سے چشم پوشی کرکے مذکورہ مورخون کی کتابون سے انہین مضامون کو انتخاب کیا کہ جنمین اسلام کے پیغمبر کی نسبت کچھ اچھے کام بھی منسوب کئے گئے اور حضرت کے ان فعلون کا چرچا جو رسالت کی شان خصوصاً شفیع کی ذات سے بعید تھا عمداً چھوڑ دیا منشور محمدی افسوس کرسکا کیا محل سید صاحب چشم پوشی کئے تھے تو تم آنکھ کھول کر حرکات نالائق

کو کیون انتخاب نکنے اگر اونہون نے چرچا چھوڑ دیا تہا
تو تم کیون اُس باب مین سہو کئے - اور سید الشفعا کی ذات
پاک سے کون سے افعال قریب تھے سو تم کیون بیان نہ
کئے - جب خواجۂ عالم باعث وجود ہر دو سرا خاتم الانبیا مین
سوای عقاید حقہ اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کی کچھہ
اس لیے تم کچھہ بیان نکر سکے - **تنبیہ** شفیع کی ذات سے
چرچا بعید تھا کہنا بی معنی عبارت ہے **شمس الاخبار**
حالانکہ یہ غیر ممکن ہے کہ کسی انسان بلکہ کسی نبی کے کام
سب کے سب اچھے ہی ہوون **منشور محمدی** واہ خدا
پاک کی آپنے خوب قدر کی جو کہدیا کہ غیر ممکن ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ خدا کسی انسان کو گناہ سے روکنے
اور طاعت ہی کرانے پر قادر نہین - کیا خوب کہ اسپر اعتراض
بھی کیا ہے جو کہدیا ہے بلکہ کسی نبی کے سب کام اچھے
ہی ہوون - ہم کہتے ہین کہ تمہاری ہدایت المسلمین مین
لکہا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن آدم بھی تہے اور نبی
بہی تھے - جب ابن آدم اور نبی بھی تہے تو بقول آپکے
(نقل کفر کفر نباشد) سب کام سیدنا عیسیٰ کے اچھے
بہی نہ تھے چہ خوش قربان جاؤ اس عقیدے کے
اپنے آقا کے ساتہ کیا اچھا عقیدہ ہے **شمس الاخبار**
چنانچہ حضرت داؤد فرماتے ہین کہ دیکہ میں برائی مین صورت
پکڑی اور گناہ کے ساتہ میری ماں نے مجہے پیٹ مین لیا
پھر حضرت سلیمان ارشاد کرتے ہین کہ کوئی انسان زمین
پر ایسا صادق نہین کہ نیکی کرے اور خطا نکرے -



**منشور محمدی** حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا فرمانا
بہ نسبت اونکی حقیقت کے ہی - مگر اللہ جل جلالہ اپنے فضل
سے اُن سے گناہ ہونے نہین دیتا اگر اتفاقاً اُن سے
لغزش ہوگئی تو پھر اُن کے مبارک پاؤن کو انکی جگہ
کر دیتا ہے - اور اہل اسلام کا عقیدہ ابنیا علی نبیا و
علیہم السلام کے باب مین ایسا طرحکا ہے **شمس الاخبار**
مولوی صاحب نے بی انصافی کی راہ سے مذکورہ مصنفون
کی تواریخون مین سے پیغمبر اسلام کی بعض اچھے کامون
کو جو اقتباس کیا - تو اس سے کچھہ محمد صاحب کا معصوم
ہونا تو نہ ثابت ہوا **منشور محمدی** جب اچھے کا مقابل
برا نہ پایا گیا تو خواہ مخواہ رئیس المعصومین فخر الاولین
والآخرین کا معصوم ہونا دشمنون کے لکہے سے ثابت
ہوا پھر نہ ثابت ہوا کہنا بالکل باطل ٹہہرا **شمس الاخبار**
بلکہ مذکورہ مورخون پر نادانی کا عیب لگایا جس سے وہ
بیچارے بری تھے **منشور محمدی** مولوی صاحب نے
کہان نادانی کا عیب لگایا بلکہ بقول ای ع ای باد صبا
این ہمہ آوردۂ تست : آپ ہی نے عیب لگایا کیونکہ
رجب صاحب کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی
صاحب ممدوح کو نامناسب حرکات معلوم نتھے - اور ہمکو
معلوم ہین - اگر معلوم رہتے تو البتہ لکہتے تھے - نہ معلوم
رہنے سے نہ لکہے **شمس الاخبار** غرض صدر الصدور
صاحب نے جن تین مورخون کا ذکر کیا ہم بہی انکا مختصر
طور پر چرچا کرتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جاوے

کہ مولوی صاحب نے کہان تک بی انصافی کی منشور محمدی
مولوی صاحب نے کچھ بے انصافی نکی بلکہ سراسر انصاف کیا
ناظرین باانصاف پر ظاہر ہے شمس الاخبار اور
مذکورہ مورخون کا لب لباب کیا ہے منشور محمدی
انکا تو کچھ لب لباب نہین بلکہ تمہارا خیالی لب لباب ہی۔
کیونکہ مورخ کو لب لباب سے کیا علاقہ شمس الاخبار
سید صاحب بڑے فخر سے اول نمبر مین جان ڈیو پنورٹ صاحب
کا ذکر کرتے ہین جنہون نے محمد صاحب کی نسبت قرآن
اور احادیث اور عام محمدی لوگون کے اعتقاد لکھے اور
اپنی اپنی راے کہین نہین لکھی۔ منشور محمدی کو جان
ڈیو پنورٹ صاحب نے کہین اپنی راے نہ لکھی اور کچھ رد ہی
نہ لکھا تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گویا انھون
نے اُن سب باتون کو مان لیا شمس الاخبار حالانکہ
یہ کہنا مجھکو نازیبا ہے تاہم کہتا ہون منشور محمدی
جب کہنا نازیبا تھا تو نازیبا کہنے کے کیون مرتکب ہوے
شمس الاخبار کہ ڈیو پنورٹ کی تالیف لیف آف محمد
نام سے جیسا مین واقف ہون مولوی صاحب کم واقف
ہون گے منشور محمدی اللہ رے فخر یہ کیا بات ہی
کہ مولوی صاحب کم واقف ہون گے اور آپ زیادہ
واقف۔ ممکن ہے کہ دونون برابر ہون یا مولوی صاحب
زیادہ واقف ہون اور آپ کم پس ایک جانب پر رجحم
کیسا شمس الاخبار کیونکہ مینے غور اور فکر سے ہر
طرحکی رو داری اور طرفداری کو دور کرکے نظر ثانی

جو اس کتاب کی صریح اور واضح نقصون پر مشتمل ہے کہنی
منشور محمدی سبحان اللہ اس عبارت مین کیسی فصاحت
ہی۔ نظر ثانی کی خبر لکھی لکھنی قسیس صاحب کی کمال عبارت
نویسی اور مطلب فہمی پر دال ہے اور جو اس کتاب کی صریح
اور واضح نقصون پر شامل ہی وہ بھی نظر ثانی ہے کیا
عمدی تحریر رہے کہ کچھ مطلب ہاتھ نہین آتا اسکا جواب دیا
جاوے اور کیونکہ کا لفظ کس بات کی علت ہے کیا مولوی
صاحب نظر ثانی نہین کیے کیا آپ ہی نے نظر ثانی کی ہی۔
شمس الاخبار اور شمس الاخبار کوکب عیسوی مین
چھپنی ہی ہے منشور محمدی کیا چیز چھپی ہے مبتدا
ندارد شمس الاخبار اور پھر اسکی پوری تصنیف کا جواب
ایک مسیحی عالم پادری فک صاحب نے خاکسار کی اعانت
سے لکھا جسکا نام اصلاح سہو ہی پس صدر الصدور
صاحب کا افتخار ڈیو پنورٹ صاحب پر (جیٹھہ کے بھروسے
پیٹ) کی مشہور کہاوت کو یاد دلاتا ہے منشور محمدی
پادری فک صاحب اگر آپ سے اعانت نہ لیتے تو رد نہ لکھ
سکتے تھے پس پادری صاحب کا یہ رد لکھنا بھی جیٹھہ
کے بھروسے پیٹ کی مشہور کہاوت کو یاد دلاتا ہی۔
پس صدر الصدور صاحب کا افتخار ڈیو پنورٹ صاحب پر
جیٹھہ کے بھروسے پیٹ کی مشہور کہاوت کو یاد دلاتا ہے
کھنا کچھ صدر الصدور صاحب کے ساتھ خصوصیت نہین
رکھتا بلکہ پادری فک صاحب کو بھی عام ہی۔ کیونکہ
صدر الصدور صاحب جیسا تمکو الزام دینے کیواسطے

دینبورٹ صاحب سے کمک لئے ہین ویسا ہی پادری فک صاحب نے بھی رد لکھنے کے باب مین تم سے کمک لی

**تنبیہ** جیٹھ کے بھروسے پیٹ۔ شہدے لچون کی کہاوت ہی اہل تہذیب کی کہاوت نہین۔ سبحان اللہ پھر تہذیب کا دعوی ہی **شمس الاخبار** رسید صاحب کو ہم اسوقت منصف مزاج سمجھتے کہ اگر دینپورٹ صاحب کا وہ خیال (جو اہل کتاب کے اس اعتراض کے عذر مین ہے کہ پیغمبر اسلام نے مسماۃ زینب اپنے لیپالک بیٹے زید نام کی بی بی کے ساتہ کیون عقد کر لیا) تحریر فرماتے۔ منشور محمدی دینپورٹ صاحب جو اہل کتاب کے اعتراض کے دفع مین لکھے ہین وہ خیال نہین ہی بلکہ جو کچہ اپنے نزدیک واقعی پائے ہین وہ لکھے ہین پھر اسکو خیال لولنا خیال ہے۔ اب ہم اہل کتاب کو توحید سکھاتے ہین کہ مخلوق مخلوق پر اعتراض کرنا شرک جلی ہے۔ بندے کی کیا طاقت کہ کسی پر اعتراض کرے یہ خالق کی شان ہی پھر جو شخص تحریم و تحلیل یعنے حرام و حلال ٹھہرانیکے مقدمے مین اپنے طرف سے حرام۔ حلال مقرر کرنیوالا ہے تو وہ کارخانۂ الٰہی مین شریک ہوا چاہتا ہے۔ اب ہم اہل کتاب سے پوچھتے ہین کہ کیا تم لوگ جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بی بی زینب کو عقد مین لانا غیر جائز بتلاتے ہو سو کیا توریت کی بات ہے۔ یا انجیل و زبور کی۔ اگر ان تینون سے کسی ایک کتاب مین اسکی ناجائزی لکھی ہے تو بتلائے۔ دلیل کو میدان مین لائے۔ اگر یہ

ایکی اکیل ہے تو تحلیل و تحریم کے مقدمے مین کارخانۂ الٰہی مین دخل دیکر مشرک ہو جائے۔ اب ہم سوال کرتے ہین کہ اگر کسی نے کسیکو پرورش کیا تو کیا وہ پرورش یافتہ بیٹا ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی بیٹا اپنے باپ کو پرورش کیا تو کیا وہ باپ بیٹا ہو جاتا ہے۔ ایسا تو کبھی نہین اسیطرح کوئی شخص اپنی عورت کو پرورش کیا تو کیا وہ بیٹی ہو جاتی ہے نہین۔ کوئی دانشمند ہرگز اسبات کو تسلیم نکریگا۔ پھر زید کو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پرورش فرمانیسے زید بیٹے اور آن حضرت باپ کسطرح ہوئے۔ جب حرمت کی دلیل مطلق پرورش ہوا خواہ وہ پرورش ہمیشہ کی ہو یا چندروزہ۔ یا ایکہ وقت کی تو سب بیٹے بیٹیان ہو جائینگے گود سے پرورش یافتگان عورتین ہون اور پرورش کرنیوالے مرد ان۔ واہ اہل کتاب ناجائز ٹھہرانیکے مقدمے مین شریک الہ بھی ہوگئی یا نفس و شیطان کی دستور کی بات کو دین الٰہی مین داخل کردے انہین دینوی دستورون کے اٹھانیکے واسطے اور قوانین الٰہی کو ثابت کرنیکے واسطے تمام انبیا کی اور حضرت عیسے علی الخصوص سید الانبیا کی بعثت ہوی چنانچہ ارشاد فرماتے ہین بعثت لرفع الرسوم العادات یعنی مجھکو رب العزت رسوم و عادت کے اٹھادینے کیلئے روانہ فرمائے۔ چنانچہ اسبات کو اصول اپنے پر جاری فرمائے تا سب لوگون پر سنت ہو جاوے۔ اور کسیطرح اس مقدمے مین رکنے کیواسطے گنجایش نرہے۔ پس جب اتنا

بڑا دستور اٹھا کیونکر اسطے حضرت بی بی زینب اُن پر ہزار
ہزار اللہ کی رحمت واسطے ہوئین اور ترقی ادنیٰ سے
اعلےٰ اکیطرف ہوئی حضرت ممدوحہ کا نکاح عرش برین پر
ہوا ہان کیون نہ اہل کتاب پروردش یافتہ کو بیٹا بیٹی
بولینگے گو وہ پرورش یافتہ باپ ہو یا اپنی عورت خواہ
مخواہ کہینگے۔ کیونکر اسطیکہ اپنی کتاب مین حضرت مریم افضل
النساء عالم کو روح القدس سے حاملہ ہوی اور حضرت عیسیٰ
پیدا ہوے کر کے لکھے ہین۔ پھر انکا لسب نامہ بھی لکھے ہین
اور اس لسب نامے مین یوسف نجار کے بیٹے ہونیکا اقرار
کئے ہین حالانکہ یوسف نجار کو سیدنا عیسےٰ کے باپ
ہونیمین کچھہ دخل نہین جیسا یہان یوسف نجار کو حضرت
عیسےٰ کے خیالی باپ ٹھہرائے ویسا ہی سرور عالم کو
زید کے باپ ٹھہرائے۔ اللہ کی پناہ ایسے خیالون سے
اب ہم مسیحی صاحبون سے یہی امید رکھتے ہین کہ اس ناجائز
ٹھہرانیکی بات کو کتاب اللہ سے صریح سند گذار کے
ہمکو ملزم کرینگے۔ یا کبھی پھر ایسی بیہودہ بات زبان پر
لائینگے۔ واہ کہان پرورش کنندہ۔ کہان منی انداختن و متولد
شدن شمس الاخبار مگر ہمکو متولی صاحب کی ایسی
چشم پوشی اور بی انصافی پر باوجود دعوی مہذب
اور مصلح بوین اسلام ہونیکے افسوس ہان از بسکہ افسوس
آتا ہی منشور محمدی ہمکو آپ سے زیادہ افسوس آتا ہی
کہ آپنے دین اسلام سے جو اظہر من الشمس ہے چشم پوشی
کی اور بی انصافی کو کام فرمایا کسکی طاقت ہی کہ کوئی

دین اسلام کا مہذب ہو سکے اور مصلح بن سکے کیونکہ
وہ دین الٰہی ہی اسکا کمال ذاتی ہے شمس الاخبار دیو پنور
صاحب جسپر سید صاحب حد سے زیادہ بڑائی کر رہے ہین
اپنی مذکورہ تالیف مین تمسخر کے طور پر محمد صاحب کی
طرفسے یہ عذر ارقام فرماتے ہین منشور محمدی
صاحب موصوف کی تالیف پر تمہارا تمسخر ہے انکی تالیف
مین حاشا وکلا تمسخر کا طور نظر نہین آتا اور نہ کوئی لفظ
تمسخر پر دلالت کرتا ہی۔ اگر کوئی اسطرح کے خیالی تمسخر ان
نکالنا چاہا تو ہر حد جو تھٹھے کا صدہے تمسخر ہو سکتا ہی۔
نکالنے کا میدان بڑا وسیع ہی۔ صاحب موصوف کا بیان
واقعی ہونے پر اور حاشا وکلا تمسخر نہونے پر یہی دلیل
ہے کہ اونکا قول تم ہی ذکر کئے ہو۔ (مگر یہ کام حضرت
کی دردمند مزاجی سے ہوا جو نہ صرف اس زمانے مین
جائز ٹھہرایا گیا بلکہ ہر زمانے مین مباح کیا گیا انتہی۔ و
دیو پنور صاحب ہر زمانے مین مباح ٹھہرایا گیا کہنا تم
اسکو تمسخر کے طور پر لکھے کہنا یہ تو بہت عجب ہی۔ پس صاف
انکے حق مین اسطرح کیون نہ کہدیتے ہو کہ انکے لکھے کا کیا
اعتبار لیکن آپ کیا کرینگے ایسا کہہ نہین سکتے کیونکہ قلعی
کھلجائیگی۔ واب دبا کر لیجاتے شمس الاخبار۔
اب غور کرنیسے صاف ظاہر ہے کہ مورخ مذکور کی طرز
کلام ہی کہدیتی ہے کہ آدم کیوقت مین یہ دستور تھا کہ
ایکدفعہ کے بیٹے کے ساتھ دوسری دفعہ کی بیٹی کی شادی
جائز تھی اور بعد اسکے ممانعت تھی۔ مگر یہ دستور کبھی نہا

اور نہ اب ہے کہ باپ اپنے لیپالک بیٹون کی بی بیون
کو جو رشتہ مین انکی بیٹی ہوتین اونکے چھوڑنیکے بعد اپنے
نکاح مین لے آیا کرین منشور محمدی حضرت آدم کے
وقت مین بھائی بہن کی نکاح کا دستور تھا تو رب العزت
کی طرف سے تھا پھر اسکے بعد ممانعت ہوی تو خدائی
واحد ہی کیطرف سے ہوی اسبات پر خود نکاح کا لفظ
اور دوسرے دفعہ کی بیٹی کی بات دلالت کرتی ہے
لیکن پرورش کرنیوالا پرورش یافتہ ہوجانا اور اسکی
عورت بیوی ہوجانا اور وہ پرورش یافتہ بیٹا ہوجانا اور
اس سے رشتہ وغیرہ ثابت ہوجانا اور پرورش یافتہ
کی بی بیون کو چھوڑنیکے بعد نکاح مین نہ لے آنا نفس
شیطان کا دستور تہا۔ الحمد للہ اس دستور کا اٹھنا
خاتم الانبیا سید الاصفیا کے وسیلے سے علی وجہ الکمال
وقوع مین آیا۔ شاید اہل کتاب کے نزدیک یہ دستور
بقا فی بحال ہے۔ اگرچہ کتاب اباحت پر دلالت کرتی ہو۔
واہ خوبصورت طرز کلام بھی کہین کلام ہوا کرتا ہے جب
کچھ نہین ہوسکتا ہے تو طرز کلام کی طرف جاتے ہو۔ ہم
پوچھتے ہین طرز کلام کہان ہے بلکہ صاحب موصوف کے
کلام مین تو یون ہے کہ (ہر زمانے مین حرام کیا گیا) ہنتہا
اہل کتاب کیا کرینگے۔ طرز کلام سے بات نکالنے کی ایک
نئی طرز نکالی ہے شمس الاخبار آہ افسوس افسوس ایسے
شخص پر جو اپنے گناہون کا اقرار نکرے منشور محمدی
وہ ذات شریف جو گناہون سے پاک ہے کیسا اپنے

گناہون کا اقرار کرے جو فرشتون اور ساری جہان
کی سردار ہے۔ کیا فرشتے جو آپ سے ادنی درجہ رکھتے
ہین گناہون کا اقرار کرتے ہین۔ ہرگز نہین شمس الاخبار
بلکہ حد درجہ کی حرفت سے قدوس خدا پر کہ جسکے حضور
انسان جو اپنی مان کے پیٹ سے گنہگار پیدا ہوکر خالق
وقولاً اور فعلاً بلکہ اپنی ذات سے گنہگار ہے کیا حقیقت
اور اصل رکھتا ہے منشور محمدی انسان نہ اپنی مان
کے پیٹ سے گنہگار پیدا ہوا ہے نہ اپنی ذات سے گنہگار
ہے بلکہ وہ بڑی حقیقت اور اصل رکھتا ہی کہ وہ اپنی ذات
سے پاک و پاکیزہ ہے اور پاک و پاکیزہ پیدا ہوا ہے
کسواسطیکہ تعلیم الٰہی کا یہ خلاصہ ہی کہ وَمَا مِنْ مَوْلُوْدٍ
اِلَّا وَقَدْ یُوْلَدُ عَلٰی فِطْرَةِ ثُمَّ اَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ
وَیُنَصِّرَانِهٖ وَیُمَجِّسَانِهٖ یعنی کوئی بچہ نہین پیدا
ہوتا مگر فطرۃ اسلام پر۔ مگر اسکے مان باپ اگر یہودی
ہین تو اسکو حضرت عیسیٰ اور محمد مصطفےٰ خاتم الانبیا کے
منکر بناتے ہین اور اگر نصرانی ہین تو اسکو تثلیث
یعنی تین خدا کا ماننا سکھاتے ہین اور اگر مجوسی ہین
تو ستارہ پرستی اور شرک سکھاتے ہین۔ اسمقدمے
مین اگر ہماری تقریر نہ بھاتی ہے تو سب باتین حضرت
عیسیٰ پر آتی ہین اللہ کی پناہ شمس الاخبار
بلکہ فرشتے جو انسان سے کہین بہتر ہین منشور محمدی
انسان جو انبیا ہین جیسے حضرت عیسےٰ اور خاتم الانبیا
اُن سے کبھی بہتر نہین۔ فرشتون کو انبیا سے بھی بہتر

جانا اللہ کی پناہ ایسے بڑے عقیدے سے۔ پھر اگر یہ بات
کسی مقدس کے واسطے بولی گئی ہے تو حضرت عیسیٰ علیٰ
نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بطریق اولیٰ داخل ہین کیونکہ
مقدم ہین۔ انسان ہین۔ اگر خدا ہین تو گناہ اور بیگناہی
سے انہین کیا علاقہ **شمس الاخبار** ہمیشہ اپنے پروردگار سے
اپنے منہہ کو ڈھانپ کر قدوس قدوس خداوند
خدائی قادر مطلق پکارتے ہین عیب لگاوے —
**منشور محمدی** افسوس افسوس ہی ایسے شخص پر جو خدا کے
مقدس پر فرزندی کا عیب لگاوے اور اوسکے ایک
مقدس بندیکو اسکا بیٹا ٹھہراوے اور اوسکو خدا صاحب
بناوے اَلْعَبْدُ عَبْدٌ بِلَا اِنْتِهَاءٍ وَالرَّبُّ
رَبٌّ بِلَا اِنْتِهَاءٍ یعنے بندہ بندہ ہی بے انتہا۔
اور مالک مالک ہی ہے بی انتہا۔ **شمس الاخبار**
پر رسالت و نبوت بلکہ شفاعت کا ادعا کرے۔
**منشور محمدی** رسالت و نبوت اور شفاعت کا دعوے
خاتم الانبیا نکرے تو پھر کون کرے کیونکہ نبی ہی تو
وہ ہے دوسرے مبادی۔ رسول ہے تو وہ ہی
دوسرے وسایل۔ شفیع ہے تو وہ ہے دوسرے
ہر اول۔ یہ کچھہ میراث نہین معطی پر کچھہ حسد نہین۔
جسے پیو چاہے وہی سہاگن ہووے مثل مشہور
ہے۔ یہ کچھہ مبالغۂ شعری نہین ہے بلکہ مبالغۂ حقیقی
ہے۔ کیا صیغۂ مبالغہ جھوٹہ ہے۔ کیا فاعل کا وزن
ہی ہے فعّال کا وزن نہین اگر ہے تو فعال کے

مصداق کون ہین سو بتلائے۔ اُسکے دلایل قرآن کریم
کے تدبر کرنیوالون کو معلوم ہونگے دوسرون کو کیا
معلوم ہون گے **شمس الاخبار** کچھہ خفا ہوئے کی بات
نہین اور واقعی امر ہے کہ زیادہ افسوس اسپر ہے جو
انسان پر شفاعت اور ہدایت اور نجات کا بھروسہ رکھے
**منشور محمدی** تعلیم محمدیؐ تمامی جن دانش کو اسی بات
کی ہوی ہے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھا چاہئے۔ نہ اسکو
غیر پر۔ کیونکہ غیر پر بھروسا رکھنا خواہ حضرت عیسیٰ ہون
یا اور کوئی مقدس ایک طور کا کفر اور شرک ہے۔
اس سے موحد بمبر اعلیٰ معرا ہی۔ لیکن عالم اسباب
مین جو رب العزت نے اپنے ہی پر بھروسہ رکھنے کے
دلایل گردانا ہے۔ اور دلیل سے مدلول کو پانے کا
راستہ بتلایا ہے سو اُن دلایل پر بھروسہ کرنیکے باب
مین شفیع المذنبین سے کونسا بڑا شفیع ہے جو اسپر
بھروسا کرین۔ اور اس ہادی مطلق سے کونسا ہادی
بڑھکر ہے جو اسکی طلب مین نکلین وہ توحید و رسولہ
ہی۔ جمیع کمالات صوری و معنوی در عبدہ و رسولہ مندرج
بندہ حقیقی اوست و رسول تحقیقی ؎ تو اصل وجود
آمدی از نخست ؎ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست ؎
اب تو پتنگ اوڑ رہی ہے خدا چاہا تو اسکے دلائل
آہستہ آہستہ معلوم کراتے جاوینگے **شمس الاخبار**
حضرت پر میانی کہتے ہین کہ لعنتی ہے وہ آدمی جو
آدمی پر اعتبار کرے **منشور محمدی** حضرت پر میانی